



## سوال

(603) پیغام نکاح پر پیغام نکاح دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی پہلے سے دیے گئے پیغام نکاح پر پیغام دیتا ہے، کیا یہ عمل جائز ہے؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ، صحیح احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، آپ نے فرمایا ہے کہ:

”کسی آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام دے یا اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔“ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب لا یشیع علی بیع ولا بیوع علی سوم اخیہ، حدیث: 2033 و صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بین المرأۃ وعمتھا او خالتھا فی النکاح، حدیث: 1498۔ سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی کراہیۃ ان ینخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ، حدیث: 2081۔ مسند احمد بن حنبل: 2/389، حدیث: 10351۔ فتاویٰ میں ذکر کردہ الفاظ مسند احمد کی روایت کے ہیں البتہ اس کے ہم معنی الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ روایات دیگر کتب میں بھی موجود ہیں۔)

اس لیے ائمہ اربعہ اور دیگر سبھی کے نزدیک مستفقہ طور پر یہ کام حرام ہے۔ البتہ اگر اس صورت میں نکاح ہو جائے تو اس بارے میں دو رائیں ہیں: ایک قول یہ ہے کہ ایسا نکاح باطل ہے اور یہ مروی ہے امام مالک رحمہ اللہ سے، اور ایک روایت امام احمد رحمہ اللہ سے بھی یہی ہے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ نکاح صحیح ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ اور ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ سے یہی آیا ہے۔ اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ حرام وہ عمل ہے جو عقد سے پہلے ہے یعنی خطبہ اور پیغام دینا۔ اور جو حجرات اس عقد کو باطل کستے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ جب پیغام دینا حرام ہے تو نکاح کرنا بالاولیٰ حرام ہوا۔ بہر حال دونوں جانب کے ائمہ مستفق ہیں کہ پیغام پر پیغام دینے والا اللہ اور اس کے رسول کا عاصی اور نافرمان ہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ اصحاب کا اس مسئلے میں قدرے اختلاف بھی ہے۔ بہر حال چلتے بوجھتے کسی نافرمانی اور معصیت پر اصرار کرنا بندے کی دینداری، اس کی عدالت اور اس کا مسلمانوں کا والی ہونے کے بارے میں بہت بڑا عیب ہے۔

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 431

محدث فتویٰ